

قرآن مجید اور حضرت علی علیہ السلام کی خدمات

<?xml encoding="UTF-8">

اگر کوئی تاریخ اسلام پر صرف ایک سرسری سی نگاہ ڈالے تو اسے علی علیہ السلام اور قرآن مجید کے درمیان گہرے ربط کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ قرآن کی جمع آوری سے لیکر اسکی تفسیر و تاویل تک اور اعراب گذرای سے لیکر آج کی رائج قراءت تک، ہر جگہ علی علیہ السلام کا نام ماہ کامل کی مانند روشن و منور نظر آتا ہے۔

قرآن کی جمع آوری:

یہ بات مسلمت میں سے ہے کہ قرآن کی جمع آوری سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی۔ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں یوں تحریر کیا ہے کہ، ”سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ امام علی علیہ السلام (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں) قرآن حفظ کیا کرتے تھے (جبکہ کوئی دوسرا یہ کام نہیں کرتا تھا) اور امام علی علیہ السلام سب سے پہلے وہ شخص ہیں جس نے قرآن کی جمع آوری کی“ ۱ ابوالعلا و الموفق، خطیب خوارزمی نے علی بن رباح سے نقل کیا ہے کہ، ”پیامبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو قرآن کی تالیف کا حکم دیا اور علی علیہ السلام نے بھی قرآن کو لکھا اور اس کی تالیف کی ۲ یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں قرآن کی تالیف، اسلام میسب سے پہلی تالیف ہے۔ ۲ خود مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ، ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ اس کو آپ نے مجھے سکھایا اور لکھوایا اور میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے لکھا اور آپ نے اس کی تاویل و تفسیر و نسخ و منسوخ مجھے بتایا“ ۳

مصحف علی علیہ السلام کے خصوصیات:

- (الف) یہ مصحف آیات کی تاریخ نزول کے اعتبار سے لکھا گیا تھا۔
 - (ب) اس میں آیات منسوخہ کو آیات ناسخہ سے پہلے رکھا گیا تھا۔
 - (ج) بعض آیات کی تاویل و تفصیلات اس میں بیان کی گئی ہیں۔
 - (د) بعض آیات کی وہ تفسیر اس میں موجود تھیں جو خداوند عالم کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔
 - (ه) آیات محکم و متشابہ کو اچھی طرح واضح کیا گیا تھا۔
 - (و) موجودہ قرآن سے ایک بھی حرف کم نہیں تھا اور ایک حرف بھی زیادہ نہیں تھا۔
 - (ز) تفسیر میں حق و باطل کے پیروان کے نام اس میں ذکر ہوئے تھے۔
 - (ح) یہ مصحف پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے املاء اور حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا۔
 - (ط) تفسیر میں ان مہاجرین و انصار کی نصیحتیں اور عیوب اس میں بیان کئے گئے تھے جن کا کردار اسلام پر منطبق نہیں تھا۔
- مصحف علی علیہ السلام میں مذکورہ موارد علاوہ کسی اور چیز میں موجودہ قرآن سے فرق نہیں تھا۔

مصحف علی علیہ السلام کہاں ہے؟

بعض روایات میں اس بات کی تصریح ہوئی ہے کہ مصحف علی علیہ السلام حضرت امام منتظر علیہ السلام کے پاس موجود ہے اور امام علیہ السلام ظہور کے وقت اس قرآن کو ظاہر کریں گے۔ ۵ ہوسکتا ہے یہ وہی مصحف ہو جس کے بارے میں روایات بیان کرتی ہیں کہ امام منتظر علیہ السلام کے مصحف کی ترتیب موجودہ قرآن کی ترتیب سے الگ ہے اور امام علیہ السلام لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔

قرآن میں علی علیہ السلام کا نام تھا یا نہیں؟

بعض روایات سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا نام قرآن میں آیا ہے۔ اور ان روایات کو صحیح ماننے سے یہ لازم نہیں آتا کہ موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ اس لئے کہ اس سے مراد وہ اضافات ہیں جو تفسیر مزجی کی صورت بعض آیات کے ساتھ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف سے بیان ہوئے ہیں۔ یا اس سے مراد، ”تنزیل غیر قرآنی“ (حدیث قدسی) ہے۔ یعنی خدائے متعال کا وہ کلام جو جبرئیل امین علیہ السلام لے کر آئے لیکن جزو قرآن نہیں ہے۔ چونکہ ”تنزیل“ کبھی خود قرآن ہے کبھی تفسیر قرآن ہے اور کبھی حدیث قدسی۔ قرآن کے اندر نام علی علیہ السلام نہ آنے کے بارے میں مندرجہ ذیل امور پیش کیے جاسکتے ہیں۔

۱۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ایک روایت میں اس بات پر دلیل دی گئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا نام قرآن میں نہیں آیا؟ آپ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ، ”ان (مخالفین) سے کہو کہ نماز کا حکم قرآن میں موجود ہے لیکن نماز کی رکعتوں کی تعداد قرآن بیان نہیں کی گئی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو نماز کی رکعتوں کی تعداد بتاتے ہیں اور آیت صلاہ کی تفسیر کرتے ہیں“ ۱۶ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ امام علی علیہ السلام کے نام کا قرآن میں ذکر نہ ہونا مسلمات میں سے تھا۔

۲۔ امام باقر علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا : ”اے محمد! اگر تم سنو کہ خدا نے قرآن میں اس امت کے کسی فرد کی نیکی کے ساتھ یاد کیا ہے تو مقصود ہم ہیں۔ اور اگر دیکھو کہ کسی گروہ کو برائی کے ساتھ یاد کیا ہے تو اس سے ہمارے دشمن مراد ہیں“ ۷ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ علیہم السلام اور ان کے دشمنوں کے صفات قرآن میں آئے ہیں نہ کہ ان کے نام۔

۳۔ محمد بن بن فضیل ابوالحسن الماضی سے نقل کرتے ہیںکہ میں نے پوچھا کہ ”انا لما سمعنا الہدیٰ آمنا بہ“ کس معنی میں ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا : الہدیٰ یعنی ولایت، ”آمنا بمولینا فمن آمن بولایۃ مولانا فلا یخاف بخسا ولا رھقا“ میں نے پوچھا کہ کیا یہ قرأت نص قرآن اور تنزیل ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تاویل ہے

علم نحو کی ایجاد اور قرآن کی اعراب گذاری:

علم نحو ایسا علم ہے جس کے بغیر قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ قرآن اور حدیث کو سمجھنے کے لئے خود عرب زبان کو بھی علم نحو کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس علم کے ایجاد کے بارے میں تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ اما علی علیہ السلام نے علم نحو کی تاسیس کی اور پھر ابو الاسود دویلی کو اس کی تعلیم دی۔ ۹ ابوالاسود دویلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کسی گہری سوچ میں غرق ہیں میں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے کہا کہ تمہارے شہر کے (غیر عرب) لوگ قرآن کو غلط پڑھتے ہیں اس لئے میں عربی زبان کے اصول کو غیر عرب کے لئے لکھنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ میں نے کہا اگر آپ ایسا کریں تو یقیناً عربی زبان ہم میمحفوظ ہو جائے گی۔ پھر کچھ دنوں بعد میں دوبارہ مولا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میری طرف ایک صحیفہ بڑھایا جس میں تحریر تھا:

” بسم الله الرحمن الرحيم کلام کله اسم و فعل و حرف فالاسم ما انباء عن المسمى والفعل ما انباء عن حركة المسمى والحرف ما انباء عن معنى ليس باسم ولا فعل “ آپ نے مجھ سے کہا کہ تم اس کام کو آگے بڑھاؤ اور جان لو کہ ” الاسماء ثلاثة ظاہر و مضمّر و شئی، ليس بظاهر ولا مضمّر وانما يتفاضل العلماء في معرفة ما ليس بمضمّر ولا ظاہر “ اس کے بعد میں نے ذکر نہیں کیا تھا آپ نے پوچھا کہ تم نے ”لکن“ کو کیوں نہیں ذکر کیا میں نے کہا کہ اسے میں نے نواصب میں سے نہیں سمجھا آپ نے فرمایا کہ یہ نواصب میں سے ہے اس لئے اسے بھی ان میں بڑھالو۔

اس کے بعد ایک دن جب ابوالاسود دویلی نے ایک شخص کو اس طرح قرآن پڑھتے دیکھا ” ان الله برى من المشركين و رسوله “ (رسولہ لام کو زیر کے ساتھ) تو انہوں نے قرآن کے حروف پر اعراب لگائے اس طرح سے کہ زیر کی جگہ حرف کے اوپر ایک نقطہ زیر کی جگہ حرف کے نیچے ایک نقطہ اور پیش کی جگہ حرف کے سامنے ایک نقطہ لگایا تا کہ قرآن پڑھنے میں آسانی ہو ۱۰

قرآن کی رائج قرائتیں:

یوں تو پہلے قرآن کی بہت سی قرائتیں تھیں لیکن اس وقت مشہور قرائتیں صرف ساتھ ہیں۔ ان ساتوں میں سب سے زیادہ مشہور رائج اور دقیق، قراءت عاصم ہے، اس قراءت کو تمام مسلمین نے صحیح ترین اور معتبر ترین قراءت مانا ہے۔ اس صحیح ترین اور معتبر ترین قراءت کا سلسلہ مولا علی علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ عاصم نے یہ قراءت ابوعبد الرحمن سے سیکھی اور ابوعبد الرحمن نے اس کے لئے امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے زانو ادب تہہ کئے۔ اس طرح قرآن کی قراءت کے بارے میں بھی مولا علی علیہ السلام نے اپنا فرض نبھایا تھا۔ اور یہی نہیں بلکہ ان مشہور سات قرائتوں میں سے چار قرائتیں شیعہ قراء کی طرف منسوب ہیں اور بقیہ تین قرائتیں بھی شیعہ قراء کی کہی جاتی ہیں یعنی آج کی مشہور سات قرائتوں میں سے صرف ایک قرائت غیر شیعہ کی طرف منسوب ہے۔ مذکورہ امور کی وضاحت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی سچائی کا پتہ چلتا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ ” علی مع القرآن والقرآن مع علی “ یعنی علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

حواله جات:

- ١--ج/ ١ص / ٢٧
- ٢-- مناقبات الابطال عليه السلام ج/٢ص/٢١
- ٣-- اعيان الشيعة ج/١ص/٨٩ و معالم العلماء ص / ٢
- ٤-- سليم بن قيس ص/٩٩، بصائر الدرجات ص / ١٩٨ و كمال الدين ج / ١ ص/٢٨٢ احتجاج ص / ٢٢٣ ابرهان في تفسير القرآن ج/١ ص/١٦، التمهيد في علوم القرآن ج / ١ ص/٢٢٩
- ٥-- الكافي ج / ٢ / ص / ٢٦٢، بصائر الدرجات ص / ١٩٣ احتجاج ج/١ص/٢٢٨، بحار ج/٨٩ ص/٢٢، ٢٣ المحجة البيضاء ج/٢ ص/٢٦٣، مصباح الفقيه (كتاب الصلوة) ص / ٢٤٥
- ٦-- الكافي ج/١ص/٢٢٦، ٢٦٧، الوافي ج/٢ص / ٦٣
- ٧-- الوافي ج/٥ص/٢٤٢، تفسير البرهان ج/١ص/٢١، ٢٢-تفسير عياشي ج/١ ص / ١٣، تفسير صافي ج/١ص/١٢، ١٥
- ٨-- البرهان بحراني ج / ١ ص / ٣٩٢ نقل از كليني
- ٩-- بقات ترجمه ابى الاسود ص / ١٣ الفهرست للتذيم طبعه جديد ص / ٢٥
- ١٠-- تاريخ ابن عساكر ترجمه ابى الاسود الدويلي
- ١١-- التمهيد برهاني ج / ٢ ص / ٢٢٠